

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگر

بنام

کوئیسٹی ستنیہ نارائن

22 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

ملازمت کا قانون:

قابلیت پر کلرک کے طور پر لازمی کی تقرری۔ اسکول چھوڑنے کے سٹیفکیٹ میں غلط طور پر شیڈولڈ قبیلے کے طور پر دکھائے گئے عہدے دار کی ذات۔ محکمہ جاتی امتحان میں پیش کیا گیا اور شیڈولڈ ٹرائب کمیونٹی کے لیے مخصوص عہدے کے خلاف منتخب کیا گیا۔ شیڈولڈ ٹرائب کمیونٹی کے لیے مخصوص عہدے کے خلاف مزید ترقی دی گئی۔ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا کہ آیا اس نے جعلی ذات کے سٹیفکیٹ پر ملازمت حاصل کی ہے۔ موجودہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس کا تعلق شیڈولڈ ٹرائب کمیونٹی سے نہیں ہے۔ کلکٹر نے ذات کے سٹیفکیٹ کو منسوخ کرنے اور اس کے خلاف تادیبی کا حکم دیا۔ ریاستی حکومت سے اپیل۔ ریاستی حکومت کی طرف سے مسترد الزام نامہ کا نفاذ مرکزی انتظامی بیوروٹریبونل۔ ٹریبونل کے سامنے موجودہ عرضی درخواست جس میں انہیں الزام نامہ کرنے کے لیے جواب دعویٰ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ کیٹ کی ہدایات پر عمل کرنے کے بجائے، انہوں نے عرضی درخواست دائر کرنے کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ کی طرف سے اجازت۔ اپیل پر، منعقد: عام طور پر الزام نامہ کے خلاف کوئی عرضی نہیں ہوتی۔ ایک عرضی صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب فریق کے کسی حق کی خلاف ورزی ہو۔ تحریری دائرہ اختیار کو عام طور پر عدالتوں کے ذریعے الزام نامہ/ وجہ بتاؤ نوٹس کو کالعدم قرار دینے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس طرح، عدالت عالیہ کا متنازعہ فیصلہ درست نہیں ہے اور ٹریبونل کے حکم کو

کا عدم قرار دیا گیا ہے۔ موجودہ کو الزام نامہ کا جواب جمع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اتھارٹی قانون کے مطابق فیصلہ لے سکتی ہے۔ ہندوستان کا آئین۔ تحریری دائرہ اختیار۔ مشق۔

جواب دہندہ کو ابتدائی طور پر ایس ایس سی امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر یونین آف انڈیا کے پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اسکول چھوڑنے کے سٹوفلیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق 'کونڈا کا پو' برادری سے ہے، جو ریاست آندھرا پردیش میں ایک درج فہرست قبائل برادری ہے۔ اس کے بعد مدعا علیہ شیڈولڈ ٹرائب کمیونٹی کے لیے مخصوص عہدے کے خلاف بالائی درجے کا کلرک کے عہدے پر ترقی کے لیے محکمہ جاتی امتحان میں حاضر ہوا، اور اسے منتخب کیا گیا۔ انہیں اگلے اعلیٰ عہدے پر مزید ترقی دی گئی جو کہ درج فہرست قبائل کے زمرے کے لیے بھی مخصوص تھا۔ مدعا علیہ کو وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ آیا اس نے جعلی ذات کے سٹوفلیٹ پر ملازمت حاصل کی ہے۔ مذکورہ وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب میں مدعا علیہ نے اعتراف کیا کہ اس کا تعلق 'کونڈا کا پو' برادری سے نہیں ہے، لیکن اس کا تعلق 'کا پو' برادری سے ہے جو کہ درج فہرست قبائل کی برادری نہیں ہے۔ اس کے مطابق مدعا علیہ کی ملازمت کی کتاب میں ایک تبدیلی کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اس کا تعلق 'اوسی' کمیونٹی سے ہے۔ بعد میں کلکٹر نے مدعا علیہ کا ذات کا سٹوفلیٹ منسوخ کرنے کا حکم دیا اور تقرری کرنے والے اتھارٹی کو مدعا علیہ کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ ناراض، مدعا علیہ نے ریاستی حکومت کے سامنے عرضی دائر کی جسے محکمہ ڈاک کو مدعا علیہ کے خلاف مناسب تادیبی کرنے کی ہدایت دے کر نمٹا دیا گیا۔ نتیجتاً محکمہ نے مدعا علیہ کو اس کے خلاف کچھ الزامات مرتب کرتے ہوئے ایک الزام نامہ جاری کیا۔ مذکورہ الزام نامہ کا جواب دینے کے بجائے مدعا علیہ نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے او اے دائر کیا، جسے درخواست گزار کو الزام نامہ میں اپنا جواب جمع کرانے کی ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا گیا اور جواب جمع کرانے پر تادیبی اتھارٹی کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ کوئی جواب داخل کرنے کے بجائے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے عرضی درخواست دائر کی جسے عدالت عالیہ نے منظور کر لیا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

مدعا علیہ نے پیش کیا کہ اس کے خلاف الزام کی پہلے ہی تفتیش کی جا چکی ہے اور اسے سابقہ کارروائی میں الزام سے بری کر دیا گیا ہے؛ اور یہ کہ اعتراض شدہ الزام نامہ دو گنا خطرے کے مترادف ہوگا اور اس لیے

غیر قانونی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کی اجازت دینا جائز نہیں تھا۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ عام طور پر فرد جرم یا وجہ بتاؤ نوٹس کے خلاف کوئی عرضی نہیں ہوتی ہے۔ (262-سی-ڈی)

ایگزیکٹو انجینئر، ریاست بہار ہاؤسنگ بورڈ بمنام رامدیش کمار سنگھ اور دیگر، جے ٹی (1995) 8 ایس سی 331؛ خصوصی ڈائریکٹر اور دیگر بنام محمد غلام گھوس اور دیگر، اے آئی آر (2004) ایس سی 1467؛ اولکپا اور دیگران بنام ڈویژنل کمشنر، میسور اور دیگر، (2001) 10 ایس سی سی 639 اور ریاست یو پی بنام برہم دت شرما اور دیگر، اے آئی آر (1987) ایس سی 943 وغیرہ نے انحصار کیا۔

1-2۔ محض الزام نامہ یا وجہ بتاؤ نوٹس کو جنم نہیں دیتا، کیونکہ یہ کسی منفی حکم کے مترادف نہیں ہے جو کسی فریق کے حقوق کو متاثر کرتا ہے جب تک کہ ایسا کسی ایسے شخص کی طرف سے جاری نہ کیا گیا ہو جس کا ایسا کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہ ہو۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب پر غور کرنے کے بعد یا پوچھ تاچھ کرنے کے بعد متعلقہ اتھارٹی کا رویہ کو روک سکتی ہے اور یا یہ قرار دے سکتی ہے کہ الزامات ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جب کسی فریق کے کسی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ایک عرضی ہوتی ہے۔ محض وجہ بتاؤ نوٹس یا الزام نامہ کسی کے حق کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یہ تب ہی کہا جاسکتا ہے جب کسی فریق کو سزا دینے یا دوسری صورت میں اس پر منفی اثر ڈالنے کا حتمی حکم جاری کیا جائے، تو مذکورہ فریق کو کوئی شکایت ہے۔ (262-ایف-جی)

2-1۔ تحریری دائرہ اختیار صوابدید دائرہ اختیار ہے اور لہذا آرٹیکل 226 کے تحت اس طرح کی صوابدید کا استعمال عام طور پر وجہ بتاؤ نوٹس یا فرد جرم کو کا عدم قرار دے کر نہیں کیا جانا چاہیے۔ (262-ایچ)

2-2۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ انتہائی نایاب اور غیر معمولی معاملات میں عدالت عالیہ الزام نامہ یا وجہ بناؤ نوٹس کو کالعدم قرار دے سکتی ہے اگر یہ مکمل طور پر دائرہ اختیار کے بغیر یا کسی اور وجہ سے پایا جاتا ہے اگر یہ مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔ تاہم، عام طور پر عدالت عالیہ کو اس طرح کے معاملے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ (263-اے)

2-3۔ اگر میمو کے تحت لگائے گئے الزام کی پہلے کسی مجاز اتھارٹی کے ذریعے باقاعدہ تحقیقات کی جاتی، اور اگر لازمی کو اسی الزام سے بری کر دیا جاتا، تو دوسری تفتیش قابل قبول نہیں ہوتی۔ تاہم، موجودہ معاملے میں الزام نامہ کے تحت مدعا علیہ کے خلاف لگائے گئے الزامات کی کسی بھی اتھارٹی نے تحقیقات نہیں کی تھی اور نہ ہی اسے ان الزامات سے بری کیا گیا تھا۔ لہذا یہ دوہرے خطرے کا معاملہ نہیں ہے۔ (263-سی-ڈی۔)

3۔ موجودہ معاملے میں، ابتدائی کارروائی میں کوئی نتیجہ درج نہیں کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نے اسے دی گئی کسی بھی ترقی کے لیے درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ درحقیقت، اتھارٹی مطمئن تھی کہ اس نے 'اوسی' امیدوار کے طور پر خدمت میں ابتدائی داخلہ حاصل کیا نہ کہ شیڈولڈ ٹرائب امیدوار کے طور پر۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ اس کے بعد کی ترقیاں درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص ص عہدوں کے خلاف تھیں، جن سے ان کا تعلق نہیں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے دو ترقیاں حاصل کرنے کے لیے درج فہرست قبائل برادری کا فائدہ اٹھایا۔ ایک یو ڈی سی کے طور پر و دیگر ایل ایس جی کلرک کے طور پر، اس بنیاد پر کہ اس کا تعلق درج فہرست قبائل برادری سے ہے، اور یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر حکام نے اعتراض شدہ الزام نامہ جاری کیا۔ لہذا عدالت عالیہ کا متنازعہ فیصلہ درست نہیں ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، مرکزی انتظامی ٹریبونل کا نظریہ درست ہے۔ مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ الزام نامہ میں اپنا جواب پیش کرے اور متعلقہ اتھارٹی کو قانون کے مطابق اس کا جلد فیصلہ کرنا چاہیے۔ (263-ایف۔ جی۔ ایچ؛ 264-بی)

لیفٹیننٹ گورنر دہلی اور دیگران بنام ایچ سی نریندر سنگھ، (2004) 13 ایس سی سی 342، ممتاز۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5145۔

عدالت عالیہ دائرہ اختیار، آندھرا پردیش، حیدرآباد کے فیصلے اور حکم سے عرضی درخواست نمبر

7409/2004

جی۔ ای۔ وہان وتی، ایس۔ جی۔، ہریش بروا اور وی۔ کے۔ ورما اپیل گزاروں کے لیے۔

مدعا علیہ کے لیے ٹی ایل وشونا تھن آئیر، بی سریدھر اور کے رام کمار (میسرز کے رام کمار اینڈ ایسوسی ایٹس کے لیے)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
مارکنڈی کاٹجو، جسٹس رخصت دی گئی۔

یہ عرضی 2004 کی عرضی درخواست نمبر 7409 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے تنازعہ فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے لیے سیکھے ہوئے مشورے سنے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

مدعا علیہ کو ابتدائی طور پر ایس ایس ایل سی امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر 30.11.1965 پر یونین آف انڈیا کے پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کے ایس ایس ایل سی سٹوفکیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق 'کونڈا کا پو' کمیونٹی سے ہے جو تسلیم شدہ طور پر ریاست آندھرا پردیش

میں ایک درج فہرست قبائل برادری ہے۔

اس کے بعد مدعا علیہ شیڈولڈ ٹرائب کمیونٹی کے لیے مخصوص عہدے کے خلاف اپرڈویشن کلرک کے عہدے پر ترقی کے لیے محکمہ جاتی امتحان میں حاضر ہوا، اور مدعا علیہ کو شیڈولڈ ٹرائب زمرے میں اپرڈویشن کلرک کے طور پر ترقی دی گئی۔ اس کے ترقی کے حکم نامے میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ اسے درج فہرست قبائل کے زمرے کے تحت بالائی درجہ کلرک کے طور پر ترقی دی گئی ہے۔ اس کے بعد، 1987 میں، انہیں مزید ترقی دے کر اگلے اعلیٰ عہدے یعنی ایل ایس جی کیڈر پر دوبارہ درج فہرست قبائل کے زمرے کے لیے مخصوص عہدے پر ترقی دی گئی۔

28.11.1994 پر، مدعا علیہ کو وجہ بتانے کے لیے ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ آیا اس نے جعلی ذات کے سٹوفکیٹ پر ملازمت حاصل کی تھی۔ مذکورہ وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب میں مدعا علیہ نے اعتراف کیا کہ اس کا تعلق 'کونڈاکاپو' برادری سے نہیں ہے، لیکن اس کا تعلق 'کاپو' برادری سے ہے جو کہ درج فہرست قبائل کی برادری نہیں ہے۔ جواب دہندہ نے وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب میں یہ بھی کہا کہ ایس ایس سی رجسٹر میں یہ غلط طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ اس کا تعلق 'کونڈاکاپو' برادری سے ہے جو اس کے ناخواندہ والد کی طرف سے دیے گئے اعلا میے کی بنیاد پر تھا جس نے جواب دہندہ کو 11 سال کی عمر میں اسکول میں داخل کرایا تھا۔

3.1.1995 کے محکمہ ذریعے، اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل نے ہدایت کی کہ مدعا علیہ کے ساتھ 'او سی' کمیونٹی کے طور پر سلوک کیا جائے اور اس کے مطابق مدعا علیہ کی ملازمت کی کتاب میں یہ کہتے ہوئے تبدیلی کی گئی کہ اس کا تعلق 'اوسی' کمیونٹی سے ہے۔

11.7.1997 پر، مجاز اتھارٹی یعنی حیدرآباد ضلع کے کلکٹر نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہ نے منڈل افسر مال سے ایس ٹی ذات کا سٹوفکیٹ حاصل کیا حالانکہ اس کا تعلق 'کونڈاکاپو' برادری سے

نہیں ہے، لیکن اس کا تعلق 'کاپو' برادری سے ہے، جو کہ ایک درج فہرست قبائل برادری نہیں ہے۔ لہذا کلکٹر نے مدعا علیہ کے ذات کے ٹیٹفکیٹ کو منسوخ کرنے کا حکم دیا اور چیف پوسٹ ماسٹر جنرل، اے پی سرکل سے درخواست کی کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف کارروائی کرے جس کی تاریخ 11.7.1997 ہے۔

اس حکم کے خلاف ناراض، مدعا علیہ نے ریاستی حکومت کے سامنے اپیل دائر کی جسے 17.2.2001 پر نمٹا دیا گیا جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہ کا تعلق درج فہرست قبائل سے نہیں ہے اور اسے اس طرح نہیں سمجھا جا سکتا، اور محکمہ ڈاک مدعا علیہ کے خلاف مناسب تادیبی کر سکتا ہے۔

نتیجتاً مدعا علیہ کو ایک الزام نامہ جاری کیا گیا جس کی تاریخ 23.12.2003 تھی جس میں اس کے خلاف درج ذیل الزامات بنائے گئے تھے:

“کہ وہ سکندر آباد پوسٹل ڈویژن میں ٹی/ایس کلرک کے طور پر کام کرتے ہوئے 'ایس ٹی' کمیونٹی کے لیے مخصوص عہدے کے خلاف یو ڈی سی میں ترقی کے لیے 19.9.76 پر منعقدہ امتحان میں حاضر ہوئے اور اس کے بعد انہیں مذکورہ ریزرویشن کی بنیاد پر ایل ایس جی کیڈر میں بھی ترقی دی گئی۔ تاہم، جی۔او۔ایم ایس نمبر 28 تاریخ 17.02.2001 کے مطابق اے پی کی حکومت نے اعلان کیا کہ شری کے سنیہ نارائن کا تعلق کونڈا کاپو سے نہیں ہے جیسا کہ اس نے اعلان کیا ہے اور اس طرح ایس ٹی زمرے کے تحت ریزرویشن کا حقدار نہیں ہے۔

یہ کہ شری کے سنیہ نارائن نے پروموشنل عہدے میں ایس ٹی کے خلاف ریزرویشن کا فائدہ اٹھایا حالانکہ ان کا تعلق مذکورہ زمرے سے نہیں ہے اور اس طرح وہ مکمل دیانتداری برقرار رکھنے میں ناکام رہے اور انہوں نے سی سی ایس (کنڈکٹ) رولز، 1964 کے رول 3(1)(i) اور (ii) کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک سرکاری خادم کے لیے نامناسب انداز میں کام کیا۔ الزامات کا بیان درخواست گزار کے ذریعے اپنی ملازمت کے دوران حاصل کردہ تحفظات کی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔”

مذکورہ الزام نامہ کا جواب دینے کے بجائے، مدعا علیہ نے مرکزی انتظامیہ ٹریبونل، حیدرآباد کے سامنے او اے دائر کیا جسے آرڈر 15.3.2004 کے ذریعے نمٹا دیا گیا جس میں درخواست گزار کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنا جواب تاریخ 23.12.2003 کے الزام نامہ میں جمع کرائے اور مذکورہ جواب جمع کرانے پر تادیبی اتھارٹی کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ کوئی جواب داخل کرنے کے بجائے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کی جس کی اجازت دی ہے، اور لہذا یہ اپیل۔

ہماری رائے میں، عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کی اجازت دینا جائز نہیں تھا۔

اس عدالت کے فیصلوں کے سلسلے سے یہ بات اچھی طرح طے ہو گئی ہے کہ عام طور پر فرد جرم یا وجہ بتاؤ نوٹس کے خلاف کوئی عرضی نہیں ہوتی ہے، ایگزیکٹو انجینئر، ریاست بہار ہاؤسنگ بورڈ بنام رامدیش کمار سنگھ اور دیگر، جے ٹی (1995) 8 ایس سی 331، اسپیشل ڈائریکٹر اور دیگر بنام محمد غلام گھوس اور دیگر، اے آئی آر (2004) ایس سی 1467، الگاپا اور دیگران بنام ڈویژنل کمشنر، میسور اور دیگر، (2001) 10 ایس سی سی 639، ریاست یو۔ پی۔ بنام برہم دت شرما اور دیگر، اے آئی آر (1987) ایس سی 943 وغیرہ۔

عام طور پر محض وجہ بتاؤ نوٹس یا الزام نامہ کے خلاف عرضی درخواست پر غور نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مرحلے پر عرضی درخواست کو قبل از وقت قرار دیا جاسکتا ہے۔ محض الزام نامہ یا وجہ بتاؤ نوٹس کو جنم نہیں دیتا، کیونکہ یہ کسی منفی حکم کے مترادف نہیں ہے جو کسی فریق کے حقوق کو متاثر کرتا ہے جب تک کہ ایسا کسی ایسے شخص کی طرف سے جاری نہ کیا گیا ہو جس کا ایسا کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہ ہو۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب پر غور کرنے کے بعد یا انکوائری کرنے کے بعد متعلقہ اتھارٹی کا ردوائی کو روک سکتی ہے اور یہ قرار دے سکتی ہے کہ الزامات ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جب کسی فریق کے کسی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ایک عرض ہوتی ہے۔ محض وجہ بتاؤ نوٹس یا الزام نامہ کسی کے حق کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یہ تب ہی کہا جاسکتا ہے جب کسی فریق کو سزا دینے یا دوسری صورت میں اس پر منفی اثر ڈالنے کا حتمی حکم جاری کیا جائے، تو

مذکورہ فریق کو کوئی شکایت ہے۔

تحریری دائرہ اختیار صوابدید دائرہ اختیار ہے اور لہذا آرٹیکل 226 کے تحت اس طرح کی صوابدید کا استعمال عام طور پر وجہ بتاؤ نوٹس یا فرد جرم کو کا عدم قرار دے کر نہیں کیا جانا چاہیے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ انتہائی نایاب اور غیر معمولی معاملات میں عدالت عالیہ الزم نامہ یا وجہ بتاؤ نوٹس کو کا عدم قرار دے سکتی ہے اگر یہ مکمل طور پر دائرہ اختیار کے بغیر یا کسی اور وجہ سے پایا جاتا ہے اگر یہ مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔ تاہم عام طور پر عدالت عالیہ کو اس طرح کے معاملے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مدعا علیہ کے خلاف الزام کی پہلے ہی تفتیش کی جا چکی ہے اور اسے سابقہ کارروائی میں الزام سے بری کر دیا گیا ہے۔ لہذا انہوں نے دعویٰ کیا کہ اعتراض شدہ چارج میمو دو گنا خطرے کے مترادف ہوگا اور اس لیے یہ غیر قانونی ہے۔ انہوں نے لیفٹیننٹ گورنر دہلی اور دیگر ان بنام ایچ سی زیندر سنگھ، (2004) 13 ایل سی سی 342۔ میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔

ہم مدعا علیہ کے فاضل وکیل سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر میمو کے تحت جو الزام لگایا گیا ہے اس کی پہلے کسی مجاز اتھارٹی کے ذریعے باقاعدہ تفتیش کی گئی ہوتی، اور اگر مدعا علیہ کو اسی الزام سے بری کر دیا گیا ہوتا، تو دوسری تفتیش قابل قبول نہیں ہوتی۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، ہماری رائے ہے کہ مدعا علیہ کے خلاف الزام نامہ مورخہ 23.12.2003 کے تحت لگائے گئے الزامات کی کسی اتھارٹی نے تحقیقات نہیں کی تھی اور نہ ہی اسے ان الزامات سے بری کیا گیا تھا۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ یہ دوہرے خطرے کا معاملہ نہیں ہے۔

درحقیقت، مرکزی انتظامی ٹریبونل نے 15.3.2004 کے اپنے حکم کے پیرا گراف 5 میں مدعا علیہ دلیل کا احتیاط سے جائزہ لیا۔

موجودہ معاملے میں، ابتدائی کارروائی میں کوئی نتیجہ درج نہیں کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نے اسے دی گئی کسی بھی ترقی کے لیے درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ درحقیقت، اتھارٹی مطمئن تھی کہ اس نے 'اوسی' امیدوار کے طور پر سروس میں ابتدائی داخلہ حاصل کیا نہ کہ شیڈولڈ ٹرائب امیدوار کے طور پر۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ اس کے بعد کی ترقیاں درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص عہدوں کے خلاف تھیں، جن سے ان کا تعلق نہیں تھا۔ ضلع کلکٹر، حیدرآباد کے حکم کے خلاف مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی کو نمٹاتے ہوئے، ریاستی حکومت نے جعلی ذات کا سٹیفکیٹ پیش کرنے کے لیے معاملہ آجر کے پاس بھیج دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے دو ترقیاں حاصل کرنے کے لیے درج فہرست قبائل برادری کا فائدہ اٹھایا۔ ایک یو ڈی سی کے طور پر و دیگر ایل ایس جی کلرک کے طور پر، اس بنیاد پر کہ اس کا تعلق درج فہرست قبائل برادری سے ہے، اور یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر حکام نے متنازعہ الزام نامہ جاری کیا جس کی تاریخ 23.12.2003 ہے۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ لیفٹیننٹ گورنر دہلی اور دیگر (اوپر) میں فیصلے کے موجودہ معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا متنازعہ فیصلہ درست نہیں ہے اور اسے منسوخ قرار دیا گیا۔ ہم مرکزی انتظامیہ ٹریبونل کے ذریعے مورخہ 15.3.2004 کے حکم کے ذریعے لیے گئے نقطہ نظر سے مکمل طور پر متفق ہیں۔ اب مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے تین ہفتوں کے اندر الزام نامہ پر اپنا جواب جمع کرائے اور متعلقہ اتھارٹی کو قانون کے مطابق اس کا جلد فیصلہ کرنا چاہیے، اور اس کے بعد مدعا علیہ کو سماعت کا موقع دینے کے بعد مذکورہ فیصلے کے مطابق مناسب قانونی کارروائی کرنی چاہیے۔

اپیل کی منظوری ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

الیس کے ایس
عرضی کی منظوری ہے۔

